رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ربوہ
روزنامہ
الفضل
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۴۵ | بدھ ۱۲- رمضان ۱۴۱۴ھ ' ۲۳- تبلیغ ۱۳۷۳ ھش ' ۲۳- فروری ۱۹۹۴ء

رمضان کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بناویں

اس رمضان کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائیں۔ اتنا مانگیں اتنا مانگیں کہ بظاہر آپ کا پیٹ بھر جائے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اللہ کے فضل تو اتنے زیادہ ہیں کہ آپ ان کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ نہ سارے مانگ سکتے ہیں نہ ان سے پیٹ بھر سکتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا عالمی درس قرآن

جماعت احمدیہ کو غلبہ تبھی نصیب ہوگا جب عامتہ الناس میں تقویٰ پیدا ہوگا

بدی کو اس وقت تک اکھیڑا نہیں جا سکتا جب تک اس کی جگہ نیکی سے پُر نہ کردی جائے

۱۳- فروری ۱۹۹۴ء کو احمدیہ ٹیلی ویژن پر دیئے گئے درس قرآن کے بعض اہم نکات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن:- ۱۳ فروری۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے درس کے آغاز سے پہلے فرمایا ماہ رمضان میں احمدیہ ٹیلی ویژن کے دیگر پروگرام بند رہیں گے اس دوران درس ہوا کرے گا اس کے علاوہ تلاوت قرآن کریم ہوا کرے گی۔ آپ نے فرمایا کہ اس دوران وہ پروگرام جن کا انتظار تھا وہ آگئے ہیں۔ ان میں قادیان اور نائیجیریا کے پروگرام شامل ہیں۔ باقی جماعتیں بھی اپنے پروگرام جلد از جلد بھجوا دیں۔

حضرت صاحب نے سورہ آل عمران کی آیت ۱۴۸ اور ۱۴۹ کی تلاوت کے بعد فرمایا کل میں نے پہلی آیت کی تفسیر مکمل کرلی تھی۔ پھر فرمایا یہ نہیں کہ کسی آیت کی تفسیر مکمل ہو سکتی ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ جتنا حصہ بیان کر سکتا تھا کر دیا ہے۔

اس کے بعد حضرت صاحب نے ان آیات کا ترجمہ بیان فرمایا ترجمہ یہ ہے۔ ان کا قول اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے نفس پر ہم نے جو زیادتیاں کی ہیں وہ معاف فرما دے۔ ہمارے قدموں کو ثبات بخش دے اور ہمیں کافروں کی قوم پر نصرت دے۔

اس کے بعد آپ نے حل لغات کے ضمن میں مختلف الفاظ کے مطالب کی تفصیلی وضاحت فرمائی۔

ایمان کی آزمائش سے پختگی کا پتہ چلتا ہے قدم صدق حاصل ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ نفس کی اندرونی کمزوری انسان سے چھپی رہتی ہے۔ اور جب تک آزمائش میں پڑ کر انسان یہ ثابت نہ کرے کہ اس کے ایمان میں کوئی مخفی کمزوری نہیں اس وقت تک ایمان کی پختگی کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ جس طرح بعض کمزوریاں مخفی ہوتی ہیں اسی طرح بعض طاقتیں بھی انسان کے اندر اللہ نے مخفی رکھی ہیں۔ اور جب ایمان اور یقین ہو تو یہ ساری مخفی طاقتیں ابھر کر سامنے آجاتی ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ جو کہا گیا ہے کہ ہم نے جو زیادتیاں کی ہیں وہ بھی ہمیں معاف کردے' تو اس کا مطلب یہ ہے کہ گزشتہ زندگی میں ہم نے جو کوتاہیاں کی ہیں ان کا ہماری بدنی یا ذہنی طاقتوں پر جو اثر پڑا ہے وہ بھی معاف کر کے ان کے اثرات کو زائل کردے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ جو بیان ہے کہ وہ جھکے نہیں اس موقعہ پر سلطان ٹیپو شہید کی بات یاد آتی ہے۔ کہ جب وہ چاروں طرف سے گھر گئے اور اکیلے انگریزوں سے لڑنے اٹھ کھڑے ہوئے تو انہیں روکا گیا۔ اس پر انہوں نے وہ تاریخی جملہ کہا کہ شیر کی آدھ گھنٹے کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے زیادہ بہتر ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ وہ موت ہے جو زندگی سے بہتر ہے۔ ایسا شخص کبھی شکست نہیں کھاتا۔ ان کی موت ایسی عظیم الشان ہوتی ہے کہ دشمن بھی سر سے ٹوپی اتار کر داد تحسین دیتے ہیں۔ حضرت صاحب نے سپین کے اس بادشاہ کا بھی ذکر فرمایا جس نے دشمن کے سامنے جھکنے کی بجائے دریا میں چھلانگ لگادی اور دریا میں ڈوب گیا مگر دشمن کے سامنے نہ جھکا۔

ثبات قدم کا حقیقی مطلب ثبات قدم کا مطلب بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انسان مار نہ کھائے بلکہ یہ مطلب ہے کہ قدموں پر قائم رہتے ہوئے مر جائے گھٹنوں کے بل جھک کر زندگی کی بھیک نہ مانگے۔ یہ خصوصیات جب کسی قوم میں پیدا ہو جائیں تو اللہ کی نصرت لازماً آتی ہے اور اللہ کی نصرت آنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ لازماً غلبہ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

اس ضمن میں حضرت صاحب نے جنگ بدر کی مثال بیان فرمائی کہ کفار نے اپنا ایک شخص مسلمان لشکر کا جائزہ لینے کے لئے بھیجا اس نے واپس آکر بتایا کہ لشکر بہت معمولی ہے۔ تعداد بھی بہت کم ہے۔ اسلحہ اور گھوڑے بھی نہ ہونے کے برابر ہیں۔ جنگجو افراد بھی گنتی کے ہیں یہ باتیں سن کر کفار

باقی صفحہ ۵ پر

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری ہادی علی صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن کی والدہ محترمہ کینیڈا میں دل کے عارضے سے شدید بیمار ہیں۔ ہارٹ اٹیک کے نتیجے میں ان کے دل کا ایک حصہ متاثر ہوا ہے اور اس کے نتیجے میں گردوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

○ مکرم شریف احمد صاحب باٹا پور لاہور کا بیٹا شاہد سخت بیمار ہے اور انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل ہے۔ احباب سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

تقریب شادی

○ محترم پروفیسر محمد شریف خان صاحب کے بیٹے عزیز محمد مسعود خان کی شادی کی تقریب ۹۴-۱-۱۹ بروز بدھ علی گڑھ ہال کراچی میں انجام پائی۔ تقریب میں محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی کے علاوہ محترم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت یو کے اور دوسرے احباب جماعت کراچی اور بڑی تعداد میں غیر از جماعت دوستوں نے شرکت کی۔ محترم چوہدری احمد مختار صاحب نے رخصتانہ کی دعا کرائی۔

مورخہ ۹۴-۱-۲۳ عزیز محمد مسعود خان کی دعوت ولیمہ کا اہتمام ایوان محمود سے ملحقہ لان میں ہوا۔ جس میں سٹاف تعلیم الاسلام کالج' جامعہ نصرت کے علاوہ اہالیان ربوہ کی کثیر تعداد شامل ہوئی۔ دعوت کے اختتام پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔

عزیز کا نکاح مکرم مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ نے بیت المبارک میں ۹۴-۱-۷ ہمراہ عزیزہ منزہ منان صاحبہ بنت عبد المنان صاحب قریشی آف مانٹریال سے پڑھا تھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے مبارک ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۲۳ - تبلیغ ۱۳۷۳ ہش   ۲۳ - فروری ۱۹۹۴ء

ماں سے پیار کی سزا

ایک بچہ پیدا ہوا۔ اس کی ماں کو اس سے بے انتہا محبت تھی۔ بچہ نے ہوش سنبھالا تو اس کے دل میں ماں کی محبت مسلسل بڑھنی شروع ہو گئی۔ بچہ کی رگوں میں ماں کا دودھ لہو بن کر دوڑ تا تھا۔ بچہ ماں پر فدا ہوتا تھا۔ جوں جوں بچہ بڑا ہوتا گیا اس کی محبت پختہ اور مضبوط ہوتی چلی گئی۔ اس کی زندگی کا سارا محور اس کی ماں تھی ماں کی محبت اسے اندھیرے میں نور عطا کرتی۔ گمراہی میں ہدایت دیتی۔ دکھوں اور تکالیف میں اس کا سہارا اماں ہی تھی۔ اس کے مولا کا پیار بھی اسے ماں کی محبت ہی سے حاصل ہوتا تھا۔

اس کا ایک بھائی ماں سے اس کی محبت دیکھ دیکھ کر جلتا تھا۔ اور ہر لحہ اس تاک میں رہتا تھا کہ کوئی موقعہ ملے اور اپنے بھائی کو نقصان پہنچائے۔

ایک دن اتفاق سے وہ شخص ایک اور عمر رسیدہ بزرگ عورت کے لئے محبت کا وہی لفظ استعمال کر رہا تھا جو وہ اپنی ماں کے لئے کرتا تھا۔ اور یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ لیکن اچانک اس کے حاسد بھائی نے اسے پکڑ لیا۔ اور اس پر الزام لگایا کہ تم نے ماں کی بے عزتی کی ہے۔

وہ شخص سخت حیران ہوا۔ اور کہنے لگا میری تو زندگی کا محور ہی میری ماں سے محبت ہے۔ میری تو رگ رگ اور ریشے ریشے میں ماں کی محبت اس طرح رچی ہوئی ہے کہ دنیا کا کوئی بھی فرد اسے باہر نہیں نکال سکتا۔ وہ بہتیرا رویا' چیخا' لاکھ سر پٹکا کہ مجھے اور جو مرضی کہہ لو میری ماں کی محبت سے انکار کا گھناؤنا الزام نہ لگاؤ۔ مگر اس کی ایک نہ سنی گئی۔

یہ داستان آپ نے سنی! یہاں تو ماں کی محبت کا تذکرہ تھا اور اگر معاملہ ماں کی محبت سے بھی ہزاروں گنا زیادہ بڑھ کر پیارے کا ہو..... تو دل پر کیا گزرتی ہے۔ شاید تاریخ جرائم کا بھیانک ترین جرم اسی کو کہا جائے گا!؟

میری آنکھوں میں آنسو ہیں خوشی کے
یہی دن ہیں حقیقی زندگی کے
زمانہ پیار سے اب دیکھتا ہے
کرشمے ہیں یہ میری ہتھکڑی کے

ابوالاقبال   ۲۲-۲-۹۴

سلاخوں میں سے مجھ کو دیکھ کر گھبرا گیا سورج
ہوا افسردہ اور بادل کے پیچھے آگیا سورج
خدا جانے اسے معلوم ہے یا بے خبر ہے یہ
مرے دل میں کئی سورج ہیں جو چمکا گیا سورج

ابوالاقبال   ۱۷-۲-۹۴

موسم ہے دعاؤں کا دعاؤں میں اثر ہے
بدلے ہوئے حالات کی لوگوں کو خبر ہے

گو میری اُڑانوں پہ لگاتے ہیں وہ قدغن
یہ بندشِ پرواز ہی پرواز کا پَر ہے

ہو اُن سے ملاقات تو دے دیجے یہ پیغام
بیٹھا ہے حوالات میں اور سینہ سِپر ہے

وہ جان کے جانے کی مجھے دیتے ہیں دھمکی
لیکن مجھے اِس بات کا خدشہ ہے نہ ڈر ہے

کیوں گاڑ رہے ہیں وہ صلیبیں مرے دَر پر
اِک عمر سے جو دار پہ ہے وہ مرا سَر ہے

کوئی بھی نہ ہو ساتھ میرے آج تو کیا ہے
ہر شخص جو کل آئے مِرا دستِ نگر ہے

آنکھوں سے مرے اشک بہے ہیں تو ہُوا کیا
روتا ہوں میں اُس دَر پہ جو اللہ کا دَر ہے

میں وادی و صحرا میں جو بھٹکوں تو بھلا کیوں
وَا ہے جو مصائب کیلئے وہ مِرا گھر ہے

میں نے تو نسیم اپنے لئے کچھ نہیں مانگا
سب کچھ اُنہیں مل جائے جنہیں خواہشِ زر ہے

نسیم سیفی   ۱۸-۲-۹۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتہ الہادی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور بچے

جنگ بدر کی تیاریاں ہو رہی تھیں مسلمانوں کو مکہ کے کافروں کے خلاف پہلا موقعہ جہاد میسر آیا تھا اس لئے بڑے جوش و خروش سے تیاریاں ہو رہی تھیں۔ سعدؓ بن ابی وقاص کے چھوٹے بھائی بہت کم سن تھے انہوں نے سنا کہ حضور کم سن بچوں کو واپس کر رہے ہیں۔ تو لشکر کے پیچھے چھپ گئے۔ ڈر رہے تھے کہ کہیں کوئی دیکھ نہ لے دل میں خدا کی راہ میں شہید ہونے کی بڑی خواہش تھی جب انہیں تلاش کیا گیا اور واپسی کا حکم ملا تو وہ بے تحاشا رونے اور چلانے لگے۔ جب حضور کو علم ہوا تو آپؐ نے ان کو بادل ناخواستہ جنگ میں جانے کی اجازت دے دی۔ چنانچہ اس کے بڑے بھائی نے تیار کر دیا اور تلوار باندھی۔ جو اس کم سن سپاہی سے بھی بڑی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس معصوم کی شدید آرزو کو قبول کرتے ہوئے اسے شہادت کا رتبہ عطا فرمایا۔ اللہ اللہ کیا جان نثاری کا جذبہ تھا جو نوجوانوں کے لئے بھی مشعل راہ ہے۔ آپ نے اللہ اور اس کے رسولؐ پر اپنی جان قربان کر دی۔

مسلمان کفار مکہ کے خلاف بر سرپیکار تھے۔ پیغمبر اسلام کے لشکر میں صرف ۳۱۳ سپاہی۔ ۷۰ اونٹ اور دو گھوڑے تھے اور مقابلہ پر ایک ہزار کفار۔ جنگ کے طوفان میں دو نوخیز لڑکے کسی جستجو میں پھر رہے تھے۔ ابو جہل کہاں ہے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف جو آنحضرت ﷺ کے صحابی ہیں بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے میدان میں مَیں نے اپنے دائیں بائیں نظر ڈالی تو دیکھا ایک طرف معوذ اور دوسری طرف معاذ ہیں۔ میں نے ایک لمحہ کے لئے سوچا اگر میرے دائیں بائیں کوئی مضبوط نوجوان ہوتے تو جنگ میں لڑنے کا مزا بھی آتا۔ اس خیال کے آتے ہی ایک بچے نے دائیں طرف سے کہنی ماری چچا ابو جہل کہاں ہے۔ ادھر سے دوسرے نے کہنی ماری پوچھا چچا وہ ابو جہل کہاں ہے۔ جو رسول کریم ﷺ کو گالیاں دیتا رہتا ہے۔ اور مسلمانوں کو تکالیف دیتا ہے۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ یا تو اسے قتل کر دیں گے یا اپنی جان بھی دے دیں گے۔ میں نے ابھی انگلی سے اشارہ ہی کیا تھا کہ وہ دیکھو میدان جنگ، پہروں میں لوہے سے لدا ہوا کھڑا ہے۔ وہی ابو جہل ہے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کہتے ہیں میں نے اشارہ ہی کیا تھا کہ دونوں بچے تیزی سے باز کی طرح جھپٹے اور تلواروں سے ایسا تابڑ توڑ حملہ کیا کہ ابو جہل زمین پر گر گیا۔ عکرمہ اس کا لڑکا پاس ہی کھڑا تھا۔ اس نے ایک لڑکے پر وار کیا اور اس کا ایک بازو کٹ کر لٹک گیا۔ جو جنگ میں لڑنے میں حائل ہو رہا تھا تو اس نے بازو کو پاؤں کے نیچے رکھ کر جسم سے الگ کر دیا اور پھر لڑنے لگا۔

دشمن خدا، ابو جہل نے مرتے ہوئے بڑی حسرت سے کہا کہ میں کم سن لڑکوں کے ہاتھوں قتل ہوا ہوں۔

جنگ احد بڑی خون ریز جنگ تھی بہت سے کم عمر لڑکے بھی اس جہاد میں شامل ہونے کے لئے بیتاب تھے۔ یہ صحرا کے بچے تھے۔ جن کے سروں میں اللہ کی راہ میں اپنی جانیں فدا کرنے کا جنون سمایا ہوا تھا۔ وہ یا تو فتح چاہتے تھے۔ یا شہادت کا رتبہ مگر حضور نے ان معصوم بچوں کو آگ کی جنگ میں جانے کی اجازت نہ دی اور بچوں کو واپس جانے کے لئے کہا۔ ان میں ایک بچہ رافع بھی تھا۔ جو بہت اچھا تیر انداز تھا۔ اس کے باپ نے حضورؐ کی خدمت میں دراخوست کی کہ اسے ماہر نشانہ باز ہونے کی وجہ سے اجازت دے دی جائے اور حضورؐ مان گئے۔ یہ دیکھ کر ایک نوخیز بہادر لڑکا جو رافع سے زیادہ طاقت ور تھا جوش میں آیا اور اس نے حضورؐ سے التجا کی میں کشتی میں رافع کو پچھاڑ سکتا ہوں۔ مقابلہ کرا لیں۔ اگر میں نے اس کو گرا لیا تو مجھے بھی اجازت دے دیں چنانچہ اس طریقہ سے اسے بھی میدان جنگ میں جانے کی اجازت مل گئی۔

حضرت جابرؓ ابھی بچے ہی تھے جو سات بہنوں کے واحد بھائی تھے۔ ان کے والد بھی شہید ہو چکے تھے۔ جنگ احد کے بعد پھر جنگ کا اعلان ہوا تو جابرؓ جہاد میں شامل ہونے کے لئے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اجازت چاہی۔ آپ میدان جنگ میں جانے کے لئے بے قرار تھے حضورؐ کے سامنے گھٹنے ٹیک کر جھک کر اس قدر عاجزی سے التجا کی کہ حضورؐ نے متاثر ہو کر اجازت دے دی چنانچہ خوشی خوشی میدان جنگ میں پہنچ گئے۔

عشاقِ محمد ﷺ میں کم سن بچوں کی جان سپاری کے یہ واقعات اس امر کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ وہ آپؐ کے حسن سلوک اور محبت و شفقت کے گرویدہ تھے آپؐ نے ان کے دل و جان پر اس قدر قبضہ کر لیا تھا کہ وہ اپنا سب کچھ آپؐ پر نچھاور کرنے پر تلے بیٹھے تھے۔ اور ان معصوم بچوں نے اس بات کو یقیناً سچا کر دکھایا تھا کہ یا رسولؐ اللہ ہم آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور آپؐ کے بائیں بھی لڑیں گے۔ اور آپؐ کے آگے بھی لڑیں گے اور آپؐ کے پیچھے بھی لڑیں گے اور دشمن آپؐ تک ہرگز نہیں پہنچ سکے گا جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ جائے۔

پس یہ اسلام کے بچوں کی بہادری اور شجاعت کی ایسی زندہ روشن اور سنہری داستانیں ہیں جو قیامت تک کے نوجوانوں کے لئے بھی مشعل راہ کا کام دیتی رہیں گی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی مصروفیات

حضرت امام جماعت الثانی نے ایک دفعہ اپنی مصروفیات کے متعلق فرمایا:۔

میں چونکہ قریب کے گذشتہ ایام کی نسبت زیادہ تفصیل سے اپنے کام بتا سکتا ہوں اس لئے انہی کا ذکر کرتا ہوں۔ تاکہ دوستوں کو معلوم ہو جائے کہ جہاں تک میرے نزدیک میری طاقت ہے اس کے مطابق میں کام کر لیتا ہوں۔ گو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں کہ اگر کوئی دوست اس سے زیادہ کام کرنے کا طریق بتائے تو میں اس پر بھی عمل کروں۔ مگر اب میں جو کام کرتا ہوں ان کی تفصیل یہ ہے کہ میں صبح ناشتہ کے بعد مدرسہ خواتین میں پڑھاتا ہوں۔ یہ ایک نیا مدرسہ قائم کیا گیا ہے۔ اس میں چند تعلیم یافتہ عورتوں کو داخل کیا گیا ہے ان میں میری تینوں بیویاں اور لڑکی بھی شامل ہے ان کے علاوہ اور بھی ہیں۔ چونکہ ہمیں اعلیٰ تعلیم دینے کے لئے معلم عورتیں نہیں ملتیں اس لئے چقیں ڈال کر عورتوں کو مرد پڑھاتے ہیں۔ آج کل میں ان عورتوں کو عربی پڑھاتا ہوں۔ مولوی شیر علی صاحب انگریزی پڑھاتے ہیں۔ اور ماسٹر محمد طفیل صاحب جغرافیہ۔ سوا گھنٹے تک میں انہیں پڑھاتا ہوں۔ اصل وقت تو ۴۵ منٹ مقرر ہیں مگر سارے استاد اپنا کچھ نہ کچھ وقت بڑھا لیتے ہیں۔ کیونکہ مقررہ وقت کم ہے اور تعلیم زیادہ ہے۔ اس کے بعد اس کمرے میں جہاں آج کل دوست ملاقات کرتے ہیں جاتا ہوں۔ آج کل اس کی شکل اور ہے۔ کیونکہ ملاقات کے لئے جگہ نکالنے کے لئے وہاں سے سامان اٹھا دیا گیا ہے۔ میرے کام کرنے کے ایام میں اس کی یہ شکل ہوتی ہے کہ وہ کتابوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ وہاں آکر میرا دفتری کام شروع ہوتا ہے۔ اس جگہ سوا نو بجے کے قریب آتا ہوں اس وقت میں سلسلہ کے انتظامی کاموں اور کاغذات اور سکیموں کا مطالعہ کرتا ہوں اسی دوران میں دس بجے کے قریب ڈاک آجاتی ہے جس میں روزانہ ساٹھ۔ ستر۔ اسی۔ سو۔ سوا سو۔ خطوط آتے ہیں جو کم از کم دو اڑھائی گھنٹہ کا کام ہوتا ہے۔ اس لئے اس کام سے مجھے ساڑھے بارہ بجے یا ایک بجے فراغت ہوتی ہے۔ اس کے بعد میں کھانا کھانے جاتا ہوں پھر نماز ظہر کے لئے جاتا ہوں۔ نماز پڑھانے کے بعد پھر آکر سلسلہ کے کام جو سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں یا دفاتر کے کاغذات پڑھنے یا تدابیر سوچنے یا بعض علمی مضامین کے لئے مطالعہ کرتا ہوں۔ کیونکہ کئی کتابیں میں نے لکھنی شروع کی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد پھر عصر کے لئے جاتا ہوں۔ نماز پڑھانے کے بعد وہاں کچھ دیر دوستوں کے لئے بیٹھتا ہوں اور اگر درس ہو تو درس کے لئے چلا جاتا ہوں یا بیٹھ کر خطوط کے جواب لکھاتا ہوں کہ مغرب کا وقت ہو جاتا ہے۔ وہ پڑھاتا ہوں اور اس کے بعد کھانا کھا کر عشاء کی نماز تک مطالعہ کرتا ہوں اور پھر عشاء کے بعد کام کے لئے اسی کمرے میں چلا جاتا ہوں جہاں گیارہ بجے سے بارہ بجے رات تک ترجمے کا کام کرتا ہوں پھر علمی شوق کے لئے ذاتی مطالعہ کرتا ہوں مگر اس کا فائدہ بھی جماعت ہی کو پہنچتا ہے۔ ساڑھے بارہ بجے یا ایک بجے تک یہ مطالعہ کرتا ہوں اس کے بعد جب بستر پر لیٹتا ہوں تو تھکان کی وجہ سے نیند نہیں آتی۔ آنکھوں کے سامنے چیزیں ہلتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ کیونکہ تھکان کی وجہ سے اعصاب کانپ رہے ہوتے ہیں اسی حالت میں نیند آجاتی ہے پھر صبح کی نماز کے بعد کام کا یہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

یہ میرا کام ہے جو پچھلے تین چار ماہ سے ہو رہا ہے۔ اس کام کے دوران میں ہستی باری تعالیٰ کے متعلق جو میں نے جلسہ کے موقعہ پر تقریر کی تھی اسے قریباً قریباً دوبارہ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد ایم اے

ذکر

انسان ازل سے ہی سکون قلب کا متلاشی رہا ہے۔ کبھی وہ اسے دولت اور طاقت میں تلاش کرتا نظر آتا ہے کہ شاید وہ دولت کے ذریعہ سکون قلب خرید سکے گا یا پھر طاقت کے ذریعہ تو کہیں وہ اس گوہر مقصود کی خاطر بیابانوں اور صحراؤں میں سرگرداں۔ دنیا کے انتہائی دشوار گزار پہاڑوں پر جہاں جاتے ہوئے بڑے بڑوں کا پتہ پانی ہوتا ہے وہاں خانقاہیں بنی ہوئی ہیں جہاں بالعموم بدھ مت کے لوگ اور عیسائی راہب نروان اور وجدان کی تلاش میں زندگی گزار دیتے ہیں۔ زمانہ قدیم سے یوگا کے بعض آسنوں کے ذریعہ لوگ سکون قلب پانے کی کوشش کرتے آرہے ہیں۔ اور جو لوگ ان مشقوں پر عمل کرتے ہیں وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہیں اس عمل سے سکون ملتا ہے۔ عین ممکن ہے کہ یہ دعویٰ صحیح ہو اور جسمانی طور پر ان مشقوں کے ذریعے جسم اور دماغ دونوں وقتی تسکین پاتے ہوں جس طرح صحت کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ انسان ورزش کرے تاکہ یہ بدنی نظام درست طور پر کام کرتا رہے تو بعض ورزشیں ضرور ایسی ہوتی ہوں گی جو جسم اور دماغ دونوں کے لئے مفید ہوں اور ان سے اعصاب کو سکون ملتا ہو۔ زمانہ قدیم سے جسمانی تکلیف۔ پریشانیوں اور غم غلط کرنے کے لئے لوگ جڑی بوٹیوں اور ادویاء کا بھی استعمال کرتے آرہے ہیں جس سے دماغ کے وہ حصے جو تکلیف محسوس کرتے ہیں وقتی طور پر ماؤف ہو جاتے ہیں مثلاً افیون کا استعمال اس مقصد کے لئے ہوتا چلا آرہا ہے اور موجودہ زمانہ میں اسی سے ہیروئن بنائی گئی ہے جس کے استعمال نے دنیا میں تباہی مچا رکھی ہے اور لاکھوں خاندان اس جہنم کی نذر ہو جاتے ہیں۔ شراب بھی اسی زمرہ میں آتی ہے جو جہاں تعیش کے لئے استعمال ہوتی ہے وہاں لوگ اسے غم غلط کرنے کے لئے بھی استعمال میں لاتے ہیں۔ دولت انسان کی زندگی آرام دہ تو بنا سکتی ہے مگر پرسکون نہیں۔ سکون قلب تو دور کی بات ہے۔

دوسری طرف اللہ تعالیٰ بڑے زور سے دعویٰ کرتا ہے کہ اطمینان قلب صرف اس کے ذکر سے ہی ملتا ہے۔ اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ذکر کیا ہے۔ اس کے حقیقی معنی کیا ہیں۔ کیونکہ محض رسمی طور پر عبادت بجالانے والے یہ دعویٰ نہیں کرسکتے کہ انہیں اطمینان قلب حاصل ہے۔ ہم میں سے کتنے ہیں جو یہ دعویٰ کر سکتے ہیں۔ حالانکہ ہم عبادات بھی بجالاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ دیگر احکامات پر بھی اپنی استطاعت کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ محض اللہ اللہ کرنے یا اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کا طوطے کی طرح ذکر یا تسبیح کے دانے پھیرنے سے بھی یہ مقصد حاصل ہوتا نظر نہیں آتا۔ اس کا فلسفہ اور ماہیت ہمیں انبیاء کی زندگیوں کے مطالعہ سے ہی پتہ چلتا ہے۔ ان پر مصائب اور مشکلات کے پہاڑ ٹوٹے پڑتے ہیں مگر اس کے باوجود ان پر ایک سکون اور اطمینان کا بادل سایہ کئے ہوئے رہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں حقیقی ذکر کرنا آتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ بظاہر بدر کے موقعہ پر بڑے مضطرب نظر آتے ہیں اور ان کے مقابل پر حضرت ابوبکر بڑے پرسکون ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ آپ کیوں اتنے گھبرائے ہوئے ہیں۔ آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے بشارت دی ہے کہ فتح آپ کی ہوگی اور رسول اللہ ﷺ ہیں کہ اللہ کے حضور بڑے اضطراب سے دعا گو ہیں کہ خدایا اگر یہ لوگ مارے گئے تو پھر دنیا میں تیرا نام لینے والا کوئی نہیں رہے گا۔ یہ اضطراب رسول اللہ ﷺ کو اپنی ذات کی وجہ سے نہیں بلکہ دوسروں کی وجہ سے تھا کیونکہ جہاں آپ کی ذات ملوث ہوتی ہے جیسا غار ثور کے موقعہ پر جب دشمن غار کے دہانہ پر کھڑا تھا اور اگر ذرا جھک کر جھانکتا تو آپ کو دیکھ سکتا تھا وہاں حضرت ابوبکر پریشان نظر آتے ہیں اور آپ انتہائی پرسکون اور ابوبکر کو تسلی دیتے ہیں کہ ڈرو مت اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ انبیاء اطمینان قلب کے پیکر ہوتے ہیں۔ ان کی زندگی میں اگر کوئی پریشانی کا لمحہ آتا بھی ہے تو دوسروں کو مقابلتاً" کمزور پانے کی وجہ سے ہوتا ہے اور یہاں بھی اللہ تعالیٰ ان کے وجود کی برکت سے وہ اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح سورج نکلنے پر دھند چھٹ جاتی ہے۔

ذکر دراصل ایک کیفیت کا نام ہے جس طرح حضرت مرزا مظہر جان جاناں کے متعلق آتا ہے کہ انہیں بالائی کے لڈو بہت پسند تھے جو سائز میں بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ ان کی مجلس میں ان کے ایک شاگرد غلام علی بیٹھے تھے تو کوئی ان کے لئے دو لڈو لایا تو آپ نے دونوں لڈو غلام علی کو دیدیئے اور انہوں نے ایک ہی وقت میں دونوں لڈو منہ میں ڈال لئے جب کھا چکے تو حضرت جان جاناں نے فرمایا کہ میاں غلام علی آپ کو شاید لڈو کھانے نہیں آتے۔ اس پر انہوں نے عرض کی پھر مجھے سکھا دیجئے تو فرمانے لگے کہ پھر کبھی آئے تو بتا دوں گا۔ جب دوبارہ آئے تو شاگرد نے عرض کی کہ جناب اب سکھائیے۔ حضرت مرزا مظہر جان جاناں نے ذرا سا ٹکڑہ توڑا اور منہ میں ڈال لیا پھر فرمانے لگے واہ مظہر جان تجھ پر تیرے رب کا کتنا بڑا فضل ہے۔ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ غلام علی سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے تمہیں معلوم ہے کہ لڈو کیسے بنتے ہیں اس نے عرض کی کچھ میٹھا ہوتا ہے۔ میدہ ہوتا ہے اور بالائی ہوتی ہے۔ یہ سن کر سبحان اللہ سبحان اللہ کا ورد فرمایا کہنے لگے تمہیں معلوم ہے کہ میٹھا کس طرح بنتا ہے۔ کسان نے زمین کو تیار کیا۔ راتوں کو اٹھا گنا بویا گیا۔ راتوں کو اٹھ کر پانی لگایا۔ لمبے عرصہ تک سخت مشقت اٹھائی تب جاکر گنا تیار ہوا۔ اسے بیلا گیا۔ رس تیار کیا گیا۔ تب کہیں جاکر شکر بنی۔ صرف اس لئے کہ مظہر جان جاناں لڈو کھائے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مصروف ہو گئے۔ اسی طرح میدہ اور بالائی کے متعلق تفاصیل بیان کرنی شروع کیں اور فرمانے لگے یہ سارے کام اللہ تعالیٰ نے صرف اس لئے کئے کہ اس کا ایک عاجز بندہ لڈو کھائے اور آپ پر ربودگی کی کیفیت طاری ہو جاتی سبحان اللہ سبحان اللہ کا ورد شروع ہو جاتا یہاں تک کہ ان کی عبادت کا وقت آگیا تو اٹھ کر تشریف لے گئے اور لڈو اسی طرح پڑے رہ گئے۔

انسان اگر غور کرے تو اسے معلوم ہوگا کہ سارا جہاں اس کی خدمت میں لگا ہوا ہے۔ وہ ہر وقت ہر لحظہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے حصہ پا رہا ہے۔ دنیاوی اشغال میں مصروف ہوتے ہوئے بھی جب بھی آپ اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کا جلوہ یا نظارہ کریں جو ہر لحظہ برپا ہو رہی ہوتی ہیں اور اس کی اس صفت پر غور کرنے کی عادت ڈالیں۔ آپ کام میں مصروف ہوتے ہوئے بھی ذرا اپنے وجود پر ہی نظر ڈالیں۔ اللہ کس طرح آپ کو سانس کے ذریعہ آکسیجن مہیا کر رہا ہوتا ہے۔ اس نے فضا میں آکسیجن آپ کے لئے ہی چھوڑ رکھی ہے اور ساری کائنات کو حکم دے رکھا ہے کہ میرے بندے کے لئے آکسیجن ہر وقت مہیا ہونی چاہئے اسی آکسیجن سے آپ کی اندرونی مشین چل رہی ہے۔ آپ کا دل حرکت کرتا ہے۔ دل خون کو آپ کے CELLS میں پہنچاتا ہے۔ آپ قدم اٹھاتے ہیں تو بھی اس کا فضل شامل حال ہوتا ہے گرمی ہو یا سردی کس طرح اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دے رکھا ہے کہ وہ کپاس پیدا کرے تاکہ گرمی سے بچنے کے لئے آپ کو کپڑا مہیا ہو سردی سے بچاؤ کے لئے اس نے بھیڑ کی کھال پر اون تن دی ہے کہ آپ سردیوں کی تلخیوں سے بچ سکیں۔ ایک ہی زمین ہے جو آپ کے لئے میٹھے پھل بھی پیدا کرتی ہے اور قسم قسم کے اناج بھی۔ پھر یہی زمین تلخ بوٹیوں کو بھی پال رہی ہے کہ بیماری کی حالت میں آپ کو دوائیں میسر آئیں۔ اس نے دنیا کو آپ کے لئے نعمتوں سے بھر دیا ہے کس طرح آپ زمین میں بیج گراتے ہیں تو زمین اپنی نمو سے کونپل نکالتی ہے اور ایک چھوٹا سا بیج ایک تناور درخت بن جاتا ہے جہاں سارا گاؤں اس کی ٹھنڈی چھاؤں تلے گرمیوں کی تلخیوں سے آرام پاتا ہے اور یہی درخت برسات میں اپنے سائے میں بیٹھنے والوں کو بھیگنے سے بچاتا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ بڑ کا سایہ سردیوں میں نسبتاً" گرم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ تخلیق کا ایک شاہکار ہوتا ہے کس طرح اللہ تعالیٰ ایک پانی کے قطرے کو لوتھڑے میں تبدیل کر دیتا ہے پھر ہڈیاں تشکیل ہوتی ہیں اور ان پر اللہ تعالیٰ چمڑا چڑھاتا رہتا ہے پٹھے بنتے ہیں اندرونی اعضاء مکمل ہوتے ہیں اور پھر اللہ اس میں اپنی روح پھونکتا ہے وہ کس طرح روح پھونکتا ہے روح کہاں سے آتی ہے سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ بچہ اوائل میں کلیتہ" آپ کے رحم و کرم پر ہوتا ہے وہ ہر قسم کی حوائج کے لئے آپ کا دست نگر ہوتا ہے پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہی بچہ بڑا ہو کر آپ کے بڑھاپے کا عصاء بنتا ہے۔ یہ دور چلتا آرہا ہے اور چلتا رہے گا جس طرح سورج روز اول سے نکلتا ہے ڈوبتا ہے اور پھر طلوع ہوتا ہے اس چکر میں ایک دفعہ بھی رخنہ نہیں پڑا جس دن پڑا وہی قیامت کا دن ہوگا۔ پھول ہیں ان میں خدا کا حسن جلوہ گر ہوتا ہے۔ ان کے رنگ دیکھیں۔ ان کی لطافت دیکھیں۔ ان کی نزاکت دیکھیں ان کی خوشبو سونگھیں۔ کیا ہم نے آرڈر دے کر بنوائے ہیں۔ نہیں یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہر امیر

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۱

خوش ہوتے رہے کہ ان کو نیست نابود کر دیں گے۔ آخر میں اس نے کہا کہ لیکن میں نے دیکھا یہ ہے کہ وہ ۳۱۳ زندہ آدمی نہیں بلکہ ۳۱۳ موتیں ہیں۔ اس لئے کچھ ہو جائے وہ جھکیں گے نہیں وہ لازماً جیتیں گے اور تم ہارو گے۔ زندوں کو مارا جاتا ہے مُردوں کو کون مار سکتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس مضمون کا دعا سے گہرا تعلق ہے کہ جتنی دشمن کے مقابلے پر کمزوری ہو اتنی ہی دعا سے زیادہ طاقت حاصل ہو جاتی ہے۔ لیکن دعا کرنے کے مجاز وہی ہیں جن کا قدم صدق پر ہو۔ جس کا قدم 'قدم صدق' نہ ہو وہ نہ تو دعا مانگ سکتا ہے اور نہ اسے قبولیت ملتی ہے۔

عوام الناس کے تقویٰ کی اہمیت

قدم کے مفہوم میں حضرت صاحب نے ایک اور اہم نکتہ ارشاد فرمایا آپ نے فرمایا کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ قدم سے مراد قوم کا نچلا حصہ ہے۔ یعنی عوام الناس [illegible] ان کو لوگ اہمیت نہیں دیتے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر عوام الناس سچائی پر قائم ہو جائیں اور ان کو ثبات قدم حاصل ہو جائے تو اس قوم کو کوئی مغلوب نہیں کر سکتا۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ عامتہ الناس کو نیکیوں پر قائم کیا جائے۔ جب تک وہ سچائی پر قائم نہ ہوں، صرف سرداروں کے سچائی پر قائم ہونے سے تبدیلی رونما نہ ہو سکے گی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے کہ ہمیں متقیوں کا امام بنا۔ صرف امامت کی یا غیر متقیوں کی امامت کی ضرورت نہیں ہے۔ امام کے پیچھے چلنے والے متقی ہوں تبھی اس قوم کو عزت اور سربلندی ملتی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس مضمون کو جماعت احمدیہ کو ذہن نشین کرنا چاہئے۔ اگر آپ کمزوری دکھائیں گے تو حقیقی سر بلندی حاصل نہ ہو سکے گی۔ حضرت بانی سلسلہ نے اپنی قوم کے بارے میں حسن ظن فرمایا تھا کہ میں ساری دنیا کو اپنے تحت اقدام دیکھتا ہوں۔ یہ غلبہ تبھی نصیب ہو گا جب عامتہ الناس میں تقویٰ پیدا ہو گا۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ خدا کس تیزی سے جماعت کو فتوحات عطا کرتا ہے۔

عیسائی مستشرق وہیری کا ذکر

حضرت صاحب نے ان آیات کے ضمن میں عیسائی مستشرق وہیری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جو آخری فتح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوئی اس پر دشمن سخت بل کھاتا ہے اور وہیری اپنا احساس کمتری مٹانے کے لئے اپنے عیسائیوں کو تسلی دلاتا ہوا کہتا ہے کہ بائبل جس فتح کو پیش کرتی ہے وہ سولی پر چڑھ جانے اور مختلف اذیتوں میں مبتلا ہونے کی فتح ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ فی الحقیقت دین حق کی فتح کے فلسفے کے مقابل پر اس نظریہ کو رکھا ہی نہیں جا سکتا۔ دین حق یہ پیش کرتا ہے کہ جہاں تک انفرادی معاملے کا تعلق ہے وہ بھی فتح ہے لیکن حقیقی فتح وہی ہے جو عوام اور عامتہ الناس کی فتح کے ساتھ حاصل ہوتی ہے اور اس ضمن میں دین حق کے سوا کوئی مذہب مقابلے پر نہیں آتا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان مستشرقین کو نہ اپنی بائبل کا پتہ ہے اور نہ اسلام کا۔ یہ محض غیظ و غضب میں ڈوبے اسلام پر اعتراضات کرتے رہتے ہیں۔

نام نہاد عیسائی محققین کا تذکرہ

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان درسوں کے دوران نام نہاد عیسائی محققین کے بارے میں بھی میں تفصیل سے بتاؤں گا۔ کہ یہ کون لوگ تھے کیسے اس میدان میں آئے۔ یہ ایک دوسرے کو تقویت دینے کے لئے آپس میں تعریفیں کرتے ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو اپنے دین سے منحرف کرنے کے لئے یونیورسٹیاں قائم کر رکھی ہیں۔ جن میں عیسائی مسلمانوں کو اسلام سکھاتے ہیں۔ اور مسلمان ہزارہا پاؤنڈ خرچ کر کے ان پر اپنا دین نچھاور کرتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں نے پہلے بھی ان میں سے ایک مستشرق منٹگمری واٹ کے متعلق بتایا تھا۔ وہ پادری تھے۔ اور انہوں نے باقاعدہ طور پر اسلام کو ڈسنے کی تربیت حاصل کی ہے۔ حالانکہ وہ مذہباً یہودیوں کے مخالف ہیں لیکن مسلمانوں کی دشمنی میں ایک لمبا عرصہ یہودیوں کے پاس رہ کر ان سے اسلام کے خلاف حربے سیکھتے رہے۔ اور اس مقصد کے لئے خاصا طویل عرصہ یروشلم میں مقیم رہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان کے علاوہ وہیری۔ سیل اور موجودہ دور کے مستشرقین بھی شامل ہیں۔ ان میں بیل BELL بھی شامل ہیں۔ میں ان کی کتب سے اس بارے میں روشنی ڈالوں گا۔ بیل BELL کے بارے حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ زہر فشانی اور جہالت میں منٹگمری واٹ کے بھی استاد ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں اس سلسلے میں اپنے وقت پر اس بارے میں مزید وضاحت کروں گا۔

محسن بننے کا راز

محسنین کے لفظ کے معانی بیان کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ محسنین وہ ہوتے ہیں کہ جہاں تک غیروں کا تعلق ہوتا ہے یہ حسن سلوک اور نرمی کا برتاؤ کرتے ہیں۔ لیکن جہاں تک اپنی ذات کا تعلق ہے یہ اپنے اعمال سنوارنے کے لئے نرمی کا برعکس مضمون اختیار کرتے ہیں۔ اپنی ذات پر رحم کرنے کی بجائے ظلم کرتے ہیں۔ اپنی کمزوریوں کا ادراک کرتے ہیں۔ کہ ڈھٹائی سے ان کی پردہ پوشی نہ کی جائے بلکہ اپنی کمزوریوں کو پہچان کر ان کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور یہ اصول بھی جانتے ہیں کہ کوئی کمزوری اس وقت تک اکھیڑی نہیں جا سکتی جب تک اس سے بہتر چیز اس کی جگہ نہ لگائی جائے۔ یہ قرآنی اصول ہے کہ برائی کو نیکی اور اچھائی سے دور کرو۔ تم اپنی ذات کو حسین بنا ہی نہیں سکتے جب تک بدی کو اکھیڑنے کے لئے کسی حسن پر مائل نہ ہو جاؤ۔ اگر غریب کے گھر ٹاٹ بچھا ہو اور آپ کہیں کہ اسے اٹھا کر باہر پھینک دو تو وہ کبھی نہ پھینکے گا۔ ہاں اسے بہتر چیز دیں تو وہ اس ٹاٹ کو پھینکنے پر آمادہ ہو گا۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ سے اس کا حسن مستعار لیتے ہیں وہ ایک خوبی کے مقابل پر ایک بدی اپنے اندر پاتے ہیں اور وہ خوبی حاصل کر کے بدی کو باہر پھینک دیتے ہیں۔ اور خواہ کسی بھی منزل پر پہنچ جائیں اس بارے میں اطمینان نہیں پاتے۔ کیونکہ اس سفر کی آخری منزل کوئی ہے ہی نہیں۔ غالب کے الفاظ میں 'پیش نظر ہے آئینہ دائم نقاب میں' ان کا عالم یہ ہوتا ہے کہ۔

ہے جستجو کہ خوب سے ہے خوب تر کہاں
اب دیکھئے ٹھہرتی ہے جا کر نظر کہاں

حضرت صاحب نے فرمایا کہ محسنین سے مراد حسن تام حاصل کرنے والے نہیں بلکہ وہ ہیں جو خود کو حسین تر بنانے کی جدوجہد میں ہمیشہ مصروف رہتے ہیں۔

حضرت صاحب نے زیر بحث آیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جنگ احد کے بارے جو الزامات لگائے گئے یہ آیت ان الزامات کو رد کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قلبی درد کے بغیر دعا قبول نہیں کرتا۔ مضطر کی دعا قبول ہوتی ہے۔ جن کے قدم اس جنگ میں اکھڑے تھے انہوں نے اپنے جرم کی معافی مانگی۔ اس دعا کے نتیجے میں اللہ انہیں محسن قرار دیتا ہے۔ وہ جو خود کو بدترین کہتے ہیں ان کو محسن قرار دے کر گویا محسن بننے کا راز بیان فرما دیا کہ وہ جو اپنی کمزوریوں پر نظر رکھتا ہے اور ان کو دور کرنے کی کوششیں کرتا رہتا ہے وہ حقیقی معنوں میں محسن ہے۔

کمزوریوں کی پہچان محسن کی علامت ہے

حضرت صاحب نے فرمایا بعض نوجوانوں کو اپنی کمزوریاں نظر ہی نہیں آتیں۔ ان کے ماں باپ جب ان کو سمجھاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ تو کوئی خرابی ہی نہیں۔ ایسے لوگ محسن بن ہی نہیں سکتے۔ کمزوریوں کی پہچان اپنی غلطیوں کے اظہار کے بعد بھی ہو جاتی ہے۔ تب وہ بعد میں عاجزی و زاری سے خطوط لکھتے ہیں کہ ہمیں معاف کر دیا جائے۔ پس ہر انسان کا کمزوری کا احساس اس کے شعور کی لطافت سے تعلق رکھتا ہے۔ جوں جوں یہ معیار بلند ہوتا ہے شعور لطیف ہوتا جاتا ہے۔ اور وہ بدیاں دکھائی دینے لگتی ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان آیات میں بڑے حسین معانی بیان ہوئے ہیں جس کو پتہ لگ جائے وہ تو عاشق ہو جائے آخرت کے مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس سے لامتناہی ترقیات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ جب آخرت پہلی سے بہتر ہو گی تو اسے پہلی سے حسین تر قرار دیا جائے گا۔ ان کو جو جزائیں ملیں گی وہ بہتر سے بہتر جزائیں ہوں گی جو ملتی چلی جائیں گی۔

آخرت سے مراد

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ثواب الدنیا و لآخرۃ سے مراد محض دنیا اور آخرت کا موازنہ نہیں۔ وہ بھی ہو سکتا ہے لیکن اس کا اول مطلب یہ ہے کہ بعد میں آنے والے دنوں کے ثمرات پہلے دنوں سے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ مسلمانوں کی ابتدائی فتوحات کا بعد میں آنے والی فتوحات سے موازنہ کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ ابتدائی جنگیں تو محض عربوں کی آپس میں جنگیں تھیں۔ ان لوگوں نے نہایت کمزوری کی حالت میں ثبات قدم سے فتح حاصل کی لیکن ان کی دعاؤں کا سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ اور فتوحات کا یہ سلسلہ مسلسل جاری رہا۔ اور آئندہ نسلوں کو پہلے سے عظیم تر فتوحات حاصل ہوتی گئیں۔ ایران سے جو ٹکر ہوئی اس میں ۶-۷ لاکھ فوج کے مقابلے میں ۲۰-۳۰ ہزار فوج کو غلبہ مل گیا۔ مسلمان

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود احمد اشرف

زبانوں کی تدریس اور ہمارا عزم

یہ سوال کہ ہمارا ذریعہ تعلیم کون سی زبان ہو کوئی نیا سوال نہیں ہے۔ قیام پاکستان سے لے کر اب تک دوسرے بہت سے مسائل کی طرح یہ مسئلہ بھی ایسا ہے کہ جس پر ہم بدقسمتی سے ابھی تک فکری سطح پر کوئی متفقہ فیصلہ نہیں کر سکے ہیں۔ حالانکہ اگر تمام ماہرین تعلیم اور دیگر متعلقہ لوگ اس مسئلہ پر فکری سطح پر متفق ہو بھی جائیں تو یہ محض ایک قدم ہو گا۔ ذریعہ تعلیم خواہ انگریزی کو بنائیں یا اس کے لئے اردو کو اختیار کرنے کا فیصلہ کریں عملاً اس کو کامیابی کے ساتھ نافذ کرنے کے لئے پھر بہت منصوبہ بندی اور انتھک عملی جدوجہد کی ضرورت ہو گی۔ اور عمل کے اس راستہ میں بہت سی مشکلات حائل ہوں گی جن کا حل ہمیں تلاش کرنا ہو گا۔ اور ملک کے ادارے اس وقت تک جس غیر مستحکم حالت میں ہیں اسے دیکھتے ہوئے بظاہر کسی فوری کامیابی کی توقع بہت کم نظر آتی ہے۔ اس سے زیادہ فوری اہمیت کے مسائل ابھی لاینحل پڑے ہیں۔ چالیس سال سے زائد عرصہ سے ہم محض عدم فیصلہ کی حالت میں پڑے ہیں۔ دو تین نسلیں اسی حالت میں گزر چکی ہیں اور قومی تنزل ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر شعبہ زندگی میں رہنمائی کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ اس کا نقطہ نظر آفاقی ہے۔ اور یہ آفاقی نگاہ افراد جماعت کو عالمی نظام امامت سے وابستگی کے نتیجہ میں حاصل ہے۔

ہم اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ ہمارے پیارے آقا حضرت امام احمدیہ الرابع بار بار یہ توجہ دلا رہے ہیں کہ ہر احمدی فرد کو دو نہیں بلکہ کم از کم تین زبانوں پر بہرحال عبور حاصل کرنا ہے۔ یہ تین زبانیں اردو' انگریزی اور عربی ہیں۔ عربی اس لئے کہ یہ قرآن کریم کی زبان ہے۔ انگریزی اس لئے کہ اس کی عالمی حیثیت مسلمہ ہے۔ اور اردو اس لئے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اکثر کتب اردو زبان میں لکھی گئی ہیں۔ پس جبکہ یہ طے ہے کہ ہم نے یہ تینوں زبانیں سیکھنی ہیں اور ان پر برابر عبور حاصل کرنا ہے تو پھر اس عزم کی روشنی میں ذریعہ تعلیم کون سی زبان ہو کی بحث میں وہ شدت نہیں ہونی چاہئے جو نظر آ رہی ہے۔ بحث باقی یہ رہ جاتی ہے کہ پہلے کونسی زبان سیکھنی ہے اور بعد میں کون سی زبان پر عبور حاصل کرنا ہے۔ اور پہلے اور بعد والی بات بھی ان لوگوں کے لئے ہو سکتی ہے جو اب قدرے بڑی عمر میں داخل ہو چکے ہیں۔ جہاں تک بچوں کا سوال ہے تو اس سلسلہ میں حضرت صاحب زبانوں کی تدریس کے متعلق جدید نظریات کی روشنی میں یہ واضح کر چکے ہیں کہ بچے بیک وقت کئی زبانیں بآسانی سیکھ سکتے ہیں۔

خاکسار یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ قومی سطح پر ہمارا اصل مسئلہ اردو یا انگریزی کو اختیار کرنے کے سلسلہ میں مجموعی Commitment اور عزم کا فقدان ہے۔ آپ کوئی بھی فیصلہ کریں اور کوئی سا بھی راستہ اختیار کریں جو روکاٹیں اور مشکلات ہر دو راستوں میں پیش ہوں گی ان پر لمبی بحثوں کے ذریعے قابو نہیں پایا جا سکتا اس کے لئے جو چیز سب سے زیادہ معاون و مددگار ثابت ہو سکتی ہے وہ مضبوط عزم ہے جس کی کمی ہے۔ بلکہ مجھے یہ کہنے دیں کہ ہم طویل بحث و مباحثہ میں اسی وقت الجھتے ہیں جب ہمارے اندر قوت عمل کمزور ہوتی ہے۔

ہم افراد جماعت احمدیہ کی انتہا درجہ کی خوش قسمتی ہے کہ ہمیں ایک ایسا امام میسر ہے جو ہمارے عزم کو بیدار کر رہا ہے اور ہماری Commitment کو مضبوط تر کر رہا ہے۔ پس اب ہمارے دانش وروں کو چاہئے کہ ان راہوں پر فکر و نظر کے چراغ رکھیں جو راہیں ہمیں اس منزل کی طرف لے کر جا رہی ہیں جس کا پتہ ہمیں دیا جا رہا ہے۔ جب ہم یہ سفر شروع کر دیں گے تو پھر ہماری مشکلات دور ہوتی چلی جائیں گی لیکن اگر ہم بیٹھے رہے تو پھر یاد زندہ محبت باقی کی مانند مشکلات باقی اور طویل بحثیں زندہ رہیں گی۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اب سوال یہ نہیں ہے کہ کون سی زبان کو ترجیح دی جائے بلکہ اب جو سوال جواب مانگتے ہیں وہ یہ ہیں کہ مثلاً ہم زبانوں کے سیکھنے کے معاملہ میں کیوں کمزور ہیں؟ ہمارے نظام تدریس میں اس ضمن میں کیا خرابیاں ہیں؟ ہم ان خرابیوں کو کیسے دور کر سکتے ہیں؟ روکاٹوں کو دور کر کے ہم زبان سیکھنے کے عمل کو آسان کیسے بنا سکتے ہیں؟ زبان سیکھنے کے عمل کو دلچسپ کیسے بنایا جا سکتا ہے؟ زبانوں کی تدریس کے متعلق دنیا میں کیا کیا تجربات ہو چکے ہیں اور دنیا کن نتائج کو حاصل کر چکی ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ جب ان تمام سوالوں کا جواب عمل کی سمت میں دیا جائے گا تو رفتہ رفتہ ہم بہت احسن رنگ میں اپنے امام کی دلی خواہش اور منشا پر پورا اتر سکیں گے۔ اور یقین کریں کہ یہی منشا اور خواہش وقت کا تقاضا ہے۔ ہمارا عزم مضبوط اور سچا ہو تو ہماری ساری قوم کے کام آئے گا۔ اور دراصل وطن اور قوم سے محبت کے لئے بھی ہمارا یہی فرض ہے کہ مسائل کو بالکل نئے زاویوں سے دیکھتے ہوئے قوت عمل کو بروئے کار لا کر ہم آگے نکل کر قومی رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکیں۔

بقیہ صفحہ ۳

لکھا ہے اسے دو تین بجے رات تک لکھتا رہتا تھا۔ ان حالات میں جہاں تک میں سمجھتا ہوں میرے وقت میں سے کوئی وقت ایسا نہیں بچتا جب مجھے فراغت ہو۔ کھانا کھاتے ہوئے بھی میں سلسلہ کے متعلق تجاویز اور اہم معاملات پر غور کر رہا ہوتا ہوں اور بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کھانا کھاتے ہوئے بیویاں یہ سمجھ کر کوئی بات دریافت کر لیں اب یہ فارغ ہے تو باوجود اس طرز کی ناپسندیدگی کے مجھے انہیں خشک جواب دینا پڑتا ہے کہ کیا تم میرے چہرے سے یہ معلوم نہیں کر سکتیں کہ کسی امر کے متعلق غور و فکر کر رہا ہوں تو بسا اوقات کھانا کھانے کے وقت بھی مجھے غور اور فکر میں ہی مشغول رہنا پڑتا ہے۔ گو طبیب اور حکیم کہتے ہیں کہ اس طرح کھانا کھانے سے کھانا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتا مگر جب کسی کو کسی بڑے کام کی فکر لگی ہوئی ہو تو پھر اسے حکیم کا مشورہ نہیں سوجھتا۔

بقیہ صفحہ ۴

ہر غریب کے لئے اپنے حسن کا جلوہ برپا کر رکھا ہے۔ پہاڑوں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھیں ان کی شوکت کا نظارہ کریں۔ ان کے دامن سے ابلتی ہوئی ندیوں کے نغمات سنیں۔ ٹھاٹھیں مارتے ہوئے دریاؤں کو دیکھیں۔ سمندر کی وسعت اور گہرائی آپ کو حیرت میں ڈال دیتی ہے۔ ساحل پر کھڑے ہو کر کبھی آپ نے سورج کو نکلتے یا غروب ہوتے دیکھا ہے اگر نہیں تو پھر دیکھیں یہ نظارہ ہی آپ کو ذکر پر مجبور کر دے گا۔ دینی یا دنیاوی کام کرتے ہوئے ایک دفعہ یہ سوچ لیا کریں کہ یہ کام اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف تو نہیں۔ یہی ذکر ہے یہی آپ کو غموم و ہموم سے بچا لے گا۔ انبیاء کی زندگیاں ہمارے لئے نمونہ ہیں۔ انہیں حقیقی ذکر کرنا آتا ہے وہ ہر قدم خدا کے نام پر اٹھاتے ہیں۔ گھر سے نکلتے ہیں تو خدا کا نام لے کر اور گھر میں داخل ہوتے ہیں تو اسی کا نام زبان پر ہوتا ہے۔ کھانا اسی کے نام سے شروع کرتے ہیں اور ختم ہونے پر اسی کی تحمید ہوتی ہے۔ سوتے ہیں تو اسے یاد کر کے اور اٹھتے ہیں تو اس کی حمد کے ساتھ۔ حتیٰ کہ بیوی کے پاس جاتے ہیں تو بھی اللہ سے دعا کرتے ہوئے۔ غرض ان کی زبان خدا کی یاد سے ہر وقت تر رہتی ہے خدایا! تو تو ہر جگہ ہر چیز میں موجود ہے میں ہی اندھا ہوں مجھے چشم بینا عطاء کر اور اپنے ذکر کی حقیقت مجھ پر کھول دے اور اس ذکر کی بھی تو ہی توفیق عطاء فرما آمین۔

بقیہ صفحہ ۵

سپہ سالاروں نے ایک جنگ میں ۶۰ ہزار کے لشکر کے مقابلے کے لئے عمداً صرف ۶۰ سوار بھیجے۔ یہ چنیدہ سوار تھے اور جدھر جاتے مقتولین کے انبار لگا دیتے۔ صبح سے شام تک یہ سلسلہ جاری رہا اور اس میں گنتی کے چند لوگ کام آئے۔ اکثر خیرو عافیت سے واپس آ گئے۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن پر سخت رعب طاری ہو گیا۔ پھر جب عام جنگ شروع ہوئی تو کفار مبہوت ہو کر رہ گئے۔ اور دشمن کی بھاری تعداد مٹھی بھر مسلمانوں کے مقابل پر شکست کھا گئی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ مسئلہ قبولیت دعا سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے اس آیت میں آخرت سے مراد اس دنیا کی ہی زندگی ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ بعض لوگوں نے اس آیت کے حوالے سے کہا ہے کہ یہاں جو یہ ذکر ہے کہ جنہوں نے دنیا مانگی انہوں نے مال غنیمت کی حرص میں درے کو چھوڑ دیا اور جا کر دنیا حاصل کر لی اور باقیوں کو شہادت ملی اور اس کے نتیجے میں انہیں ثواب آخرت مل گیا۔

حضرت صاحب نے فرمایا یہ محض سادگی ہے۔ اس مال غنیمت کا ثواب سے کوئی تعلق نہیں یہ مضمون ہی الگ ہے۔ اصل مضمون یہ ہے کہ وہ اپنی کمزوریاں بیان کر رہے ہیں اور جب انہوں نے اپنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

کمزوریوں کا اعتراف کر لیا تو خدا تعالیٰ نے ان کا نام محسن رکھ دیا اعتراف گناہ کے نتیجہ میں ہی اللہ تعالیٰ گناہوں اور کمزوریوں پر پردہ ڈالا کرتا ہے۔

اس مرحلے پر مقررہ وقت ختم ہو گیا چنانچہ حضرت صاحب نے درس ختم فرمادیا۔

کتابوں پر پچاس فیصد رعایت

○ نیشنل بک کونسل آف پاکستان، اسلام آباد کی ریڈرز کلب سکیم (یکم جنوری تا ۳۰ جون ۹۴ء) کے تحت ممبر شپ لینے والے قارئین ۱۵۰۰ روپے مالیت تک کی اپنی پسندیدہ کتب منظور شدہ کتب فروشوں سے ۵۰ فیصد رعایت پر حاصل کر سکتے ہیں ممبر شپ کی فیس ۵۰ روپے ہے جو صرف بذریعہ پوسٹل آرڈر وصول کی جاتی ہے۔ نقد فیس اور بذریعہ ڈاک درخواستیں قابل قبول نہیں ہوں گی۔

پتہ برائے رابطہ = ڈائریکٹر جنرل۔ ۱۹۔ ماڈاریا جی ۸/۱۰۔ اسلام آباد۔

طلائی بالی ملی ہے

○ ایک عدد طلائی بالی ملک محمد فاضل صاحب مکان نمبر ۲/۳۳ فیکٹری ایریا ربوہ کے گھر سے ملی ہے۔ عین ممکن ہے کہ کوئی عورت ان کے گھر آئی ہے اس کی یہ بالی گر گئی ہوگی۔ جس کی ہو نشانی بتا کر دفتر سے وصول کر سکتی ہے۔

○ دفتر صدر عمومی میں (۱) عدد پرانا سائیکل موصول ہوا ہے۔ جن صاحب کا ہو وہ رسید دکھا کر اور نشانی بتا کر دفتر ہذا سے حاصل کر لیں۔

صدر عمومی
(لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

گرمیوں کی سبزیوں کے بیج

○ نظارت زراعت میں گرمیوں کی سبزیوں کے بیج آ گئے ہیں۔ خواہش مند حضرات فی پیکٹ دس روپے کے حساب سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(نظارت زراعت)

درخواست دعا

○ مکرم سلطان احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ کی اہلیہ مکرمہ امتہ القیوم صاحبہ کچھ عرصہ سے ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ علاج کے باوجود نارمل نہیں ہو رہا۔ جس کی وجہ سے پریشانی ہے۔

احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ رضیہ درد صاحبہ کے بڑے بھائی مکرم عطاء الرحمان درد صاحب کا آنکھ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور بینائی بحال کر دے۔

○ محترمہ امتہ الودود صاحبہ اہلیہ چوہدری رفاقت اللہ صاحب گلشن اقبال کراچی کے پتہ کا اپریشن پنڈی بھٹیاں میں ہوا ہے۔

○ مکرم لطف الرحمان خالد صاحب ابن اتالیق صاحب کے بھائی رانا فضل الرحمان نعیم ایم۔ اے لاہور میں سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

دعائیہ فہرست اور مجاہدین وقف جدید

○ رمضان المبارک میں سوفی صد چندہ وقف جدید ادا کرنے والے مجاہدین وقف جدید کے نام بغرض دعا حضرت امام جماعت احمدیہ کی خدمت اقدس میں پیش کئے جاتے ہیں۔

جملہ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اپنے پیارے امام کی دعائیں لینے کے لئے ۲۵۔ رمضان المبارک سے قبل ادائیگی کر کے دعائیہ فہرست میں شامل ہو جائیں۔

امراء اور صدر صاحبان سے یہ درخواست ہے کہ سوفی صد ادائیگی کرنے والے احباب کی فہرستیں تیار کر کے ۲۵۔ رمضان المبارک تک دفتر وقف جدید کو پہنچا دیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ نذیر بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم میاں محمد یوسف صاحب)

محترمہ نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں یوسف صاحب۔ مکان ۴/۱۴ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان نمبر ۴/۱۴ دارالرحمت غربی ربوہ میرے دو بیٹوں بشیر احمد چوہدری اور سعید احمد سہیل کے نام بحصہ شرعی منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲۔ مکرم بشیر احمد چوہدری صاحب (بیٹا)
۳۔ مکرم سعید احمد سہیل صاحب (بیٹا)
۴۔ محترمہ ثریا نزہت صاحبہ (بیٹی)
۵۔ محترمہ بشریٰ شاہد صاحبہ (بیٹی)
۶۔ محترمہ مبشرہ طاہرہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

تحریک جدید کے ضمن میں مجلس انصار اللہ کی ذمہ داری عہدیداران کی خاص توجہ کے لئے

۱۔ دفتر اول کے تمام مرحومین کے بند کھاتوں کا ان کے ورثاء کے ذریعے از سر نو احیاء کروانا۔

۲۔ اب تک تحریک جدید میں شامل نہ ہونے والے تمام افراد جماعت بشمول نومبایعین کو اس کے دفتر چہارم میں شامل کروانا۔ کم از کم وعدہ۔/۲۴ روپے سالانہ ہے۔

۳۔ ہر غیر معیاری وعدہ کو معیاری بنانا۔ معیاری وعدہ ایک ماہ کی کل آمد کا کم از کم پانچواں حصہ ہے۔

۴۔ زیادہ سے زیادہ افراد جماعت کو معاونین خصوصی بنانا۔ اس کے لئے معیار اول کا کم از کم وعدہ ایک ہزار روپے اور معیار دوم کا کم از کم وعدہ پانچ صد روپے ہے۔

۵۔ زیادہ مالی وسعت رکھنے والے مخلصین سے ان کی حیثیت کے مطابق وعدے لینا۔

۶۔ اپنی مساعی اور نتیجہ سے معین اعداد و شمار کے ساتھ مرکز کو باقاعدہ اطلاع دیتے رہنا۔

قائد تحریک جدید
(مجلس انصار اللہ ربوہ۔ پاکستان)

تحریک وقف نو کی برکات

○ مکرم و محترم قریشی فیروز محی الدین صاحب سویڈن سے تحریر فرماتے ہیں۔

میرے بیٹے عزیزم قریشی فائق محی الدین آف حلقہ النور سوسائٹی کراچی کے ہاں یکے بعد دیگرے تین بچیاں پیدا ہوئیں۔ انہیں اولاد نرینہ کی بھی خواہش تھی۔ میں نے وقف نو میں حصہ لینے کی پر زور تحریک کی۔ اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے اور بہو کو توفیق بخشی۔ دونوں نے خوب خوب دعائیں کیں اللہ تعالیٰ نے اپنے عاجز بندوں کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور اس مبارک تحریک کے نتیجے میں بارہ سال کے بعد چاند سا بیٹا عطا فرمایا جس کا حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نام "حامد محی الدین" تجویز فرمایا۔

ولادت

○ مکرم زاہد مسعود مرزا صاحب آف کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے نومولودہ کا نام "حانیہ مرزا" عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ وقف نو میں شامل ہے۔ یہ بچی مکرم مرزا مسعود احمد صاحب آف کینیڈا کی پوتی اور مکرم مرزا محمود بیگ صاحب آف پشاور کی پہلی نواسی ہے۔

اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ تاج الدین صاحب مرحوم امیر جماعتہائے کشمیر و اہلیہ مکرم حکیم محمد سعید صاحب سابق درویش مربی سری نگر کشمیر ۵۔ جنوری کو ڈنمارک میں وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں میت ربوہ لائی گئی۔ ۹۴۔۱۔۱۱ کو ربوہ میں جنازہ کے بعد تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ :22۔ فروری۔ کل سہ پہر اور رات شدید بارش ہوئی۔ اور ژالہ باری ہوئی درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ پشاور کے سکول کے بچوں کی جس بس کو اغوا کر کے اسلام آباد لایا گیا تھا اس میں اغوا میں کئے جانے والے بقیہ بچوں کو رہا کرانے کے لئے پاک فوج کے کمانڈوز نے کمانڈو ایکشن کر کے تمام بچوں اور ان کے ایک استاد کو رہا کروالیا اور تینوں ہائی جیکر ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ کمانڈو ایکشن میں رات کے ساڑھے دس بجے پہلے ایک دھماکے کی آواز آئی جس کے بعد مسلسل فائرنگ ہوئی اس کے تھوڑی ہی دیر بعد اعلان کیا گیا کہ اپریشن کامیاب رہا ہے اور تمام بچوں کو رہا کرا لیا گیا ہے۔

○ افغانستان کے وزیر اعظم گلبدین حکمت یار نے کہا ہے کہ بچوں کی بس کا اغوا "خاد" کی کارروائی ہے اور اس کا مقصد پاک افغان تعلقات کو نقصان پہنچانا ہے۔

○ افغانیوں کی جانب سے سکول بس کے اغوا کے خلاف پشاور میں طلبہ نے زبردست احتجاجی جلوس نکالا۔ اور افغان کمشنریٹ کے سامنے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اور مطالبہ کیا کہ ہائی جیکروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔

○ خصوصی عدالت نے بے نظیر بھٹو کو لیک ویو ہوٹل ریفرنس سے بھی باعزت بری کر دیا ہے۔ اور ریفرنس خارج کرنے کا حکم دیا ہے۔ فاضل عدالت نے فیصلہ میں کہا ہے کہ استغاثہ اپنے الزامات ثابت کرنے، ان کی تصدیق کرنے حتیٰ کہ انہیں قابل مواخذہ ثابت کرنے میں بھی ناکام رہا ہے۔

○ وفاقی کابینہ نے ییلو کیب سکینڈل کی مفصل تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ ایف۔ آئی۔ اے کو ییلو کیب سکیم کے تحت غلط طور پر در آمد کی گئی کاریں ضبط کرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات خالد احمد کھرل نے کابینہ کے اجلاس کے بعد بریفنگ میں بتایا کہ ملک بھر میں بینکوں، واپڈا، سوئی گیس اور ٹیلیفون کے نادہندگان کے خلاف واجبات کی وصولی کے لئے ملک گیر مہم چلانے کی منظوری دے دی گئی ہے۔

○ حکومت پاکستان نے ٹیلی کمیونی کیشن کارپوریشن کو نجی شعبے میں دینے کا فیصلہ کر لیا ہے لیکن فی الحال ۲۰ فیصد حصص نجی سرمایہ کاروں کو فروخت کئے جائیں گے۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے قائد حزب اختلاف محمد نواز شریف کے خط کے جواب میں کہا کہ دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ نواز شریف کو قانون کی بالادستی کی کوئی پرواہ نہیں۔ انہوں نے اس خط میں کہا ہے کہ جب کشمیر میں قتل و غارت ہو رہی تھی تو آپ نرسیماراؤ کی تعریفیں کر رہے تھے۔ آپ نے کشمیر کے سلسلے میں حق خود ارادیت سے متعلق قراداد کو کمزور کرنے کے لئے تھرڈ آپشن کا نعرہ بلند کیا۔ فرانس نے نیوکلیر پلانٹ کے معاہدے کو ختم کرنے میں آپ نے اہم کردار کیا اس کے پیچھے کیا عزائم تھے۔

○ وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات خالد احمد خان کھرل نے قائد حزب اختلاف میاں نواز شریف سے کہا ہے وزیر اعظم کے بارے میں ناشائستہ زبان کا استعمال قوم کی توہین ہے۔ انہوں نے کہا "آئین بھاڑ میں جائے" کے الفاظ ادا کرنے والا شخص محب وطن نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسرائیلی ترجمان نے نواز حکومت اور اسرائیل کے درمیان رابطے کی تصدیق کی تھی۔

○ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن دونوں کو سیاسی استحکام کے لئے کام کرنا چاہئے اور اسمبلی میں ہنگامہ آرائی کی بجائے قانون سازی پر توجہ دی جائے۔ انہوں نے کہا کشمیر کے بارے میں قرارداد منظور ہو جائے گی۔

○ قائد حزب اختلاف نواز شریف نے کہا ہے کہ قوم اپنے آزاد بچوں کو بے نظیر کے ہاتھوں بھارت کا غلام نہیں بننے دے گی۔ مادر وطن کو بے نظیر سے بچانا پوری قوم کا فرض ہے۔ مسلم لیگ اپنا یہ فرض ادا کرنے کا تہیہ کر چکی ہے یہ بات آپ نے مسلم لیگ کے ارکان اسمبلی کے اجلاس میں کہی۔ شرکاء اجلاس نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ قوم کو اس بارے میں اعتماد میں لیں۔ آپ جب بھی کال دیں گے قوم لبیک کہے گی۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ جمہوریت کا رونا رونے والی پیپلز پارٹی جمہوری اصولوں کی دھجیاں بکھیر رہی ہے۔ ملک و قوم کو اقتصادی مسائل سے نجات دلانے کے لئے حکومت کے پاس کوئی پروگرام نہیں۔ اگر حکومت راستہ درست کر لے تو ہم اس کے ساتھ مخلص ہیں۔ انہوں نے کہا موٹروے منصوبہ کو ختم کر کے ملک کو اندھیروں میں دھکیلا جا رہا ہے۔

○ سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف نے کہا کہ عوامی نمائندوں اور جعلی حکمرانوں کے درمیان جنگ شروع ہو چکی ہے۔ اب منتوں اور مطالبوں کا وقت نہیں۔ لوگو نکلو اور ملک میں تباہی مچانے والے حکمرانوں سے نجات حاصل کرو۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ اگر میں مارشل لاء لگانا چاہتا تو کوئی کور کمانڈر یا اور طاقت نہیں روک سکتی تھی ضیاء الحق میرے محسن تھے میں ان کے خلاف کیسے سازش کر سکتا تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سرحد حکومت کے خلاف تحریک کامیاب ہو یا ناکام دونوں صورتوں میں خرابی ہے۔

○ اے۔ این پی اور مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کے متحدہ اجلاس میں ۲۳۔ فروری کے لئے بعض اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ اور اس ضمن میں اہم فیصلے کئے گئے۔ نواز شریف نے کہا کہ پیپلز پارٹی نے روش نہ بدلی تو عوام حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔

○ سابق وفاقی وزیر قانون افتخار گیلانی نے کہا ہے کہ اگر سرحد میں گورنر راج نافذ کیا گیا تو پورے ملک میں آگ بھڑک اٹھے گی۔

○ صوبہ سرحد میں تحریک عدم اعتماد کے سلسلے میں خیبر اور مہمند رائفلز کے دو یونٹوں کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔ جوان سٹیڈیم میں خیمہ زن ہو گئے ہیں۔ اسی طرح فرنٹیر کور ہیڈ کوارٹر کو بھی سگنل دے دیا گیا ہے۔

○ سرحد کابینہ کے وزیر اختر علی شاہ بھی مستعفی ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ سرحد اور ان کے حلیف جو اشتعال انگیز زبان استعمال کر رہے ہیں وہ جمہوری روایات کی توہین ہے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ نے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں بے نظیر کو قومی سلامتی کے لئے خطرہ قرار دیتے ہوئے ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ کی طرز پر باقاعدہ تحریک چلانے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ مسئلہ کشمیر اور مہنگائی کو بھی تحریک کا حصہ بنایا جائے گا۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل (ریٹائرڈ) مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ محاذ آرائی کے نتیجہ میں معین قریشی جیسی حکومت آجائے گی۔ اس بات کا فیصلہ کیا جا چکا ہے مگر اس کا الزام جنرل عبدالوحید کو نہ دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت سے اب فائدہ نہ اٹھایا گیا تو پھر کبھی موقعہ نہیں ملے گا۔

○ اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین مولانا کوثر نیازی نے کہا کہ حدود سے متعلق اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات غیر معقول اور ناقابل عمل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ سفارشات سابقہ کونسل نے پیش کی تھیں ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ بدکاری کے گواہوں کے سلسلے میں الگ قوانین کی ضرورت ہے۔

○ جماعت اسلامی کے بانی رکن اور دانشور نعیم صدیقی نے کہا ہے کہ "بدروحوں" نے جماعت اسلامی ختم کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ اس لئے چاہئے کہ عارضی امیر رحمت الٰہی الیکشن روک دیں۔ قاضی حسین احمد کے متعلق انہوں نے کہا کہ نااہل شخص کو جماعت پر مسلط نہ کیا جائے۔

ناصر کنڈر گارٹن

دارالرحمت وسطی ربوہ

○ منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت پنجاب۔
نرسری تا مڈل داخلہ شروع ہے۔
پرنسپل ناصر کنڈر گارٹن ربوہ۔

کراچی میں احمدیہ ٹی وی کی نشریات
واضح تصویر اور صاف آواز کی گارنٹی
۸ فٹ کی فائبر ڈش ونر 912C یا
پروٹوپیا 200 رسیور کے ساتھ
لگوایئے۔
قیمت ۱۰ ہزار سے ۱۲ ہزار روپے تک
رابطہ۔ F S COMMUNICATION
Tel: 4961360-4963218

ھوالشافی
پینز کیوریٹو سمیل
Pains Curative Smell
سر سے لیکر پاؤں تک ہر قسم کے
دردوں کے فوری علاج کیلئے
حسب ضرورت سونگھیں۔
(پیٹ درد کے لئے ڈائجسٹ کیوریٹو سمیل
Digest Curative Smell
اور درد دل کیلئے ہارٹ کیوریٹو سمیل
Heart Curative Smell زیادہ مفید ہیں۔)
قیمت:۔ فی سمیل 20.00 روپے، روزمرہ
کی سات کیوریٹو سمیلز خوبصورت پرس میں
150.00 روپے علاوہ ڈاک خرچ 10.00 روپے
بیرون پاکستان:۔ فی سمیل:۔ ڈالر۔ $5
مکمل پرس ڈالر $40 (ترقی پذیر ممالک کیلئے بیلمنٹ)
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان
فون:۔ سیلز 211283 ہیڈ آفس 771 کلینک 606
ٹیلیگرام:۔ "CURATIVE"
ٹیلکس:۔ 92 4524 606